Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

ٹیلیگرافک نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۷ ذوالحجہ سنہ ۱۳۹۷ھ ۰ ۱۹ نبوت ۱۳۵۶ہش ۰ ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۶۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرسوں ۱۷ نبوت کو قبل از دوپہر بذریعہ کار لاہور سے بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ

حضور کی طبیعت انفلوئنزا کے اثر کی وجہ سے قدرے ناساز اور کمزور ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے، بابرکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ ۱۸ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ناسازیٔ طبع کے باعث نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف نہ لا سکے حضور کے زیرِ ارشاد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے مسئلہ دعا کی اہمیت اور اس کی برکات کے موضوع پر خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔

آپ نے خطبہ کے آغاز میں حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور پھر مندرجہ بالا موضوع پر خطبہ دیتے ہوئے پہلے دعا کی حقیقت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک حوالہ کی روشنی میں واضح کیا اور پھر اس کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دعا کے ذریعے جو درحقیقت خدا کے حضور اضطرار کے ساتھ اس کے بندے کی ایک عاجزانہ پکار ہوتی ہے ہمیں ذاتِ باری کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور اس کی قدرتوں پر یقین پیدا ہوتا ہے۔ خانہ کعبہ کی بنیاد، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی آبادی اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو عظیم روحانی

(باقی صفحہ ۶ پر)

ولادت باسعادت

یہ اطلاع خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم فاروق احمد خان صاحب ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کو ۱۲ نومبر کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔

یہ بچی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی و حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم کی پڑپوتی اور محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو لمبی، باصحت زندگی دے اور اسے خادمۂ دین اور والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے سید و مولیٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی بعثت کو گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر خدا تعالےٰ کا ظہور قرار دیا

آپ کمالاتِ تامہ کے مظہر تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کا اعلیٰ و ارفع مرتبہ عطا فرمایا

"حکمتِ الٰہی کے ہاتھ نے ادنیٰ سے ادنیٰ خلقت سے اور اسفل سے اسفل مخلوق سے سلسلہ پیدائش کا شروع کر کے اس اعلیٰ درجہ کے نقطہ تک پہنچا دیا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کے معنے یہ ہیں کہ نہایت تعریف کیا گیا یعنی کمالاتِ تامہ کا مظہر۔ سو جیسا کہ فطرت کی رُو سے اس نبی کا اعلیٰ اور ارفع مقام تھا ایسا ہی خارجی طور پر بھی اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس کو عطا ہوا اور اعلیٰ و ارفع مقام محبت کا ملا .... اس کا نام مقامِ جمع اور مقامِ وحدتِ تامہ ہے۔ پہلے نبیوں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر دی ہے اسی پتہ و نشان پر خبر دی ہے اور اسی مقام کی طرف اشارہ کیا ہے .... یہ وہ عالی شان مقام ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاحب مقام ہذا کے ظہور کو خدا تعالیٰ کا ظہور قرار دیا اور اس کا آنا خدا تعالیٰ کا آنا ٹھہرایا ہے۔"

(توضیح مرام صفحہ ۱۳-۱۵)

"ہمارے سیّد و مولیٰ جناب مقدس خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نسبت صرف مسیح نے ہی بیان نہیں کیا کہ آنجناب کا دُنیا میں تشریف لانا درحقیقت خدا تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہے بلکہ اِس طرز کا کلام دوسرے نبیوں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اپنی اپنی پیشگوئیوں میں بیان کیا ہے اور استعارہ کے طور پر آنجناب کے ظہور کو خدا تعالیٰ کا ظہور قرار دیا ہے بلکہ بوجہ خدائی کے مظہرِ اتم ہونے کے آنجناب کو خدا کر کے پکارا ہے چنانچہ حضرت داؤد کے زبور میں لکھا ہے

"تُو حُسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے تیرے لبوں میں نعمت بنائی گئی اِس لئے خدا نے تجھ کو ابد تک مبارک کیا (یعنی تو خاتم الانبیاء ٹھہرا) .... اے خدا! تیرا تخت ابدالآباد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔ تُو نے صدق سے دوستی اور شر سے دشمنی کی ہے اِسی لئے خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا ہے۔" دیکھو زبور ۴۵

(توضیح مرام صفحہ ۱۷ تا ۱۹ حاشیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۰ پرنٹر: سید عبدالحی ۰ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۰ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ ر نبوت ۱۳۵۶ ہش

۱۹ ر نومبر ۱۹۷۷ء

1.M

عاشقانہ رنگ کی عظیم عبادت — حجِّ بیت اللہ

حج عاشقانہ رنگ کی ایک نہایت ہی عظیم عبادت ہے جو مومنوں پر بعض شرائط کے ساتھ اسی طرح فرض کی گئی ہے جس طرح نماز، روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ فرض عبادتیں ہیں۔ ان شرائط میں سے بعض کا ذکر اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیات میں کیا ہے:۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ۭ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ۭ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (آلِ عمران آیات ۹۷، ۹۸)

ترجمہ:۔ سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے (فائدہ کے) لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا (مقام) اور (موجب) ہدایت ہے۔ اس میں کئی روشن نشانات ہیں۔ (وہ) ابراہیمؑ کی قیامگاہ ہے، اور جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں آجاتا ہے۔ اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں۔ (یعنی ہر وہ شخص) جو (بھی) اُس (گھر) تک جانے کی راہ پائے اور جو (وہاں تک جانے کی راہ پانے کے باوجود) انکار کرے تو (وہ یاد رکھے کہ) اللہ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

ان آیات سے حج بیت اللہ کے بارہ میں تین امور واضح ہوتے ہیں:۔

اوّل یہ کہ حج بیت اللہ ایک فرض عبادت ہے کیونکہ زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ بیت اللہ کا حج کرنا تمام لوگوں کے لئے فرض قرار دیا گیا ہے۔

دوم یہ کہ بیت اللہ کا حج کرنا فرض تو ہے لیکن اس عظیم عبادت کی بجاآوری ان لوگوں پر فرض کی گئی ہے جو مکہ معظمہ میں واقع بیت اللہ تک حج کی نیت سے جانے کی راہ پاسکیں۔

سوم یہ کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا کے نہایت ہی پُرحکمت الفاظ استعمال فرما کر اُن تمام رکاوٹوں کی طرف اشارہ فرما دیا ہے جو بیت اللہ تک پہنچنے کی راہ میں اس رنگ میں حائل ہو سکتی ہیں کہ جنہیں دُور کرنا انسان کی طاقت و استطاعت سے باہر ہو۔

جہاں تک راستہ میں حائل رکاوٹوں کا تعلق ہے اور جن کی طرف خدا تعالیٰ نے مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا کے نہایت پُرحکمت الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے وہ کئی اور مختلف النوع ہو سکتی ہیں۔ مفسرین اور فقہا نے ان میں سے بعض کا ذکر بھی کیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک روک یہ ہو سکتی ہے کہ انسان پر بعض ایسی اہم ذمہ داریاں ہوں جن کا بنفس نفیس خود شرعی احکام کی رُو سے بجالانا بدرجہ اولیٰ ضروری ہو۔ نیز ایک اور روک یہ ہو سکتی ہے کہ انسان کی صحت ٹھیک نہ ہو اور بوجہ پیرانہ سالی اسے ایسے عوارض لاحق ہوں کہ سفر کرنا یا سفر کی صعوبتیں برداشت کرنا اس کے لئے ممکن نہ ہو۔ پھر ایک روک یہ ہو سکتی ہے کہ حج کی خواہش رکھنے اور نیت کرنے والا صحت مند اور تندرست و توانا ہونے کے باوجود زادِ راہ کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ اسی طرح ایک روک یہ ہو سکتی ہے کہ بعض غیر معمولی حالات کی وجہ سے راہ اس درجہ پُرخطر ہو کہ اُس پر سفر کرنے میں جان کا خطرہ ہو۔ مزید برآں ایک روک یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مکہ معظمہ تک جانے کا راستہ مسدود کر دیا گیا ہو۔ ایسا ہونا عین ممکن ہے کیونکہ پہلی اُمتوں میں بھی ایسا ہوتا رہا ہے کہ ایک حج ہی نہیں لوگوں کے لئے خدا کو پانے اور اُس تک پہنچنے کے راستے بند کرنے کی کوشش کی جاتی تھی اسی سے اللہ تعالیٰ نے اگلی ہی آیت میں سابقہ اُمتوں میں سے ایک اُمت کا ذکر کرتے ہوئے اس کے بارہ میں فرمایا ہے کہ:۔

تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُھَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (آلِ عمران آیت ۹۹)

ترجمہ:۔ جو ایمان لایا اُسے اللہ کے راستے سے اس میں کجی تلاش کرتے ہوئے کیوں روکتے ہو۔ حالانکہ (اُس کے ایمان لانے کے) تم گواہ ہو۔ یاد رکھو اللہ اس سے جو تم کرتے ہو غافل نہیں ہے۔

الغرض چونکہ ایک نہیں کئی روکیں واقع ہو سکتی تھیں اور ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا کے نہایت ہی پُرحکمت اور وسیع المعانی الفاظ استعمال فرما کر ہر قسم کی روکوں کی طرف اشارہ فرما دیا اور کسی کے لئے ایسی روکیں یا کوئی ایک روک پیدا ہو جانے کی صورت میں اُسے حج ایسی عظمت والی عاشقانہ عبادت بجا لانے کا مکلف نہیں ٹھہرایا کیونکہ اُس نے خود فرمایا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا یعنی اللہ کسی شخص پر سوائے اُس ذمہ داری کے جو اُس کی طاقت میں ہو کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ اور چونکہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کی رُو سے ثواب کا انحصار نیت پر ہوتا ہے اس لئے جو شخص حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کی شدید خواہش اور تڑپ رکھتا ہو اور اُس نے اپنے دل میں حج پر جانے کی نیت کر رکھی ہو اور مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا کے تحت حج پر جانا اس کی حدِ استطاعت سے باہر ہونے کے باعث ممکن نہ ہو اُسے اُس کی نیت کا ثواب ملنا یقینی ہے۔ عنداللہ وہ ہرگز ثواب سے محروم نہیں ہے۔

بہرحال مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا کی لازمی شرط سے قطع نظر حج بیت اللہ کی عاشقانہ عبادت کی عظمت و اہمیت اور اس کی انقلاب انگیز کیفیت بہرحال مسلّم ہے۔ انسان اگر راہ نہ بھی پاسکے تو بھی وہ دل میں نیت کر کے اور اللہ تعالیٰ کے حضور نیت کے پورا ہونے کی دعائیں کر کے عنداللہ اجر و ثواب کا مستحق ٹھہر سکتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ اگر چاہے تو یوں بھی کر سکتا ہے کہ اُس کی دعا کو قبول کر کے ایسے حالات پیدا کر دے کہ تمام روکیں دُور ہونے سے حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کرنا اس کے لئے ممکن ہو جائے۔ بصورتِ دیگر بھی وہ اجر و ثواب سے محروم نہیں رہے گا البتہ اصل اہمیت جس بات کو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ انسان حج کی اصل روح کو سمجھ کر پھر حج پر جانے کی نیت کرے اور اس کے لئے دعاؤں میں لگا رہے اور راہ پانے یا نہ پاسکنے کے معاملہ کو خدا پر چھوڑ دے اور ہر دو صورتوں میں اپنے مولا کریم سے اجر و ثواب کا امیدوار رہے۔ جہاں تک حج کی اصل رُوح کا تعلق ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُسے بہت ہی پُرمعارف انداز میں بیان فرمایا ہے۔ ہم حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو ذیل میں ہدیہ قارئین کر کے ان معروضات کو اسی پر ختم کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ مُنہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمالِ سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ سمجھنا چاہیئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبتِ الٰہی ایسی پیدا ہو جائے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اُسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پرواہ ہو، نہ عزیز و اقارب سے جدائی کا فکر ہو۔ جیسے عاشق اور محب اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے۔ اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔ جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے۔ یہ ایک باریک نکتہ ہے۔ جیسا بیت اللہ ہے ایک اس سے بھی اُوپر ہے۔ جب تک اُس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔ اُس کا طواف کرنے والوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہیئے جو یہاں دیکھتے ہو کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح اُس کا طواف کرنے والوں کو چاہیئے کہ دنیا کے کپڑے اُتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشقِ الٰہی کی نشانی ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ گویا مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہیئے اور کوئی غرض باقی نہیں (رہنی چاہیئے)“

(الحکم ۱۷ ر جنوری ۱۹۰۷ء، بحوالہ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فریضۂ حج کی فلاسفی

محترم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل مربی سلسلہ احمدیہ

ماہ ذوالحجہ کا چاند نکل آیا ہے اور جن فرزندان اسلام کو خدا تعالیٰ نے استطاعت سے نوازا ہے وہ ان ایام میں فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ معظمہ میں مشرق و مغرب سے والہانہ انداز میں جمع ہو رہے ہیں۔ آج کل جدہ کا فضائی مستقر قابل دید منظر پیش کر رہا ہوتا ہے جبکہ ہر پانچ منٹ کے بعد ہوائی جہاز اکناف عالم سے یہاں حجاج کو لا رہے ہوتے ہیں۔ مختلف رنگ و نسل اور زبان کے فرزندان اسلام عاشقانہ انداز میں ان مخصوص ایام میں یہاں پہنچتے ہیں۔

ہجرت کے پانچویں سال میں حج ہر اس مسلمان پر فرض کیا گیا جسے استطاعت ہو چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے:۔

"وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ۝"

اور خدا تعالیٰ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں جو اس تک جانے کی توفیق پائے اور جو باوجود استطاعت کے حج نہ کرے تو اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

حج کے لفظی معنے کسی مقام کی زیارت اور قصد کرنے کے ہیں۔ مگر اسلامی اصطلاح میں عبادت کے لئے بیت اللہ کا مخصوص تاریخوں میں قصد کرنا ہے اور اس عبادت کے آداب اور شرائط ہیں۔

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ ایک عاشقانہ عبادت ہے جو بلاشبہ ہر مسلمان حاجی کے دل میں غیر معمولی عقیدت، فدائیت اور والہانہ جذبۂ محبت پیدا کرتی ہے۔ اسلام کے ارکان مقاصد مختلفہ پر مشتمل ہیں۔ حج عشق و محبت اور وصال ربانی کی اس ساعت مبارکہ کا نام ہے جبکہ عاشق جملہ منازل کو طے کر چکتا ہے مگر اس کے دل میں ایک حسرت باقی رہ جاتی ہے کہ میں اب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد و مدفن کو اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لوں جو مقام مہبط وحی ہے۔ جس کے گلی کوچوں میں آپ نے پیغام توحید پہنچایا ہے

ہر راہ کو دیکھا ہے محبت کی نظر سے
شاید کہ وہ گزرے ہوں اسی راہگزر سے

(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا"

اے لوگو! خدا تعالیٰ نے تم پر حج کو فرض کر دیا ہے اس لئے تم حج کرو۔

مسلم شریف میں حدیث ہے:۔

"الحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة"
(کتاب الحج)

مقبول حج کا بدلہ جنت ہے

حج کی عبادت اپنے جملہ احکام اور ترتیب مناسک کے لحاظ سے عظیم حکمتوں پر مشتمل ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جو تزکیۂ نفس کے لئے بہترین وسیلہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اعتراف ہے اپنے گناہوں سے توبہ کا اظہار ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور اس کی رضا کے حصول کی خواہش اور تڑپ ہے۔ جبکہ ہر حاجی خدا تعالیٰ کے حضور "لبیک اللّٰھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک۔ ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک" پکارتا ہوا آتا ہے۔ یعنی اے خدا میں تیرے احکام کی اطاعت کے لئے حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔ اور دوبارہ اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ تیرا کوئی شریک نہیں میں پھر تیرے احکام کے سامنے سرنگوں ہوں، ہر قسم کی تعریف اور تحمید کا تو ہی مستحق ہے ساری بادشاہت تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

کس قدر پر شوکت کلمات ہیں جو ایک حاجی اپنی زبان سے والہانہ انداز میں ادا کرتا ہے گویا عاشق اپنے معشوق کے گرد طواف کر رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مخلصانہ جذبات کا اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ یہ تلبیہ اسلامی عقیدہ "توحید" پر مشتمل ہے۔ توحید ہی وہ چشمہ ہے جو ایک مومن کے لئے آب حیات ہے جس سے تقویٰ، روحانیت اور اخلاق عالیہ وابستہ ہیں اور جو انسان کو شیطانی تصرفات سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۳)

حج کے لئے ایک مسلمان کو سفر کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں اور وہ اپنے اس عشق و محبت کے اظہار کے لئے ہر قسم کی تکلیف میں سرور محسوس کرتا ہے وہ اپنے وطن، ماحول، اعزہ و اقارب سے الوداع ہو رہا ہوتا ہے اور اپنی زندگی کی کمائی سے جو اس نے اس نیت سے جمع کی ہوتی ہے کہ میں اس سے فریضۂ حج ادا کروں گا اور وہ "لبیک اللّٰھم لبیک" کے مبارک کلمات بلند کرتا ہوا بیت اللہ کا طواف کرتا ہے۔ حجر اسود کو بوسہ دیتا ہے۔ صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان دوڑتا ہے، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے مقامات کی زیارت کرتا ہے غار حرا اور غار ثور کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ زمزم کا پانی پیتا ہے اس کے سامنے حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ حضرت ہاجرہؓ اور سب سے بڑھ کر حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ یہ اجتماع عظیم اس عظیم دعا اور منظر کو ہمارے سامنے لاتا ہے جب حضرت ابراہیمؑ نے ایک بے آب و گیاہ جگہ پر ڈیرہ لگایا اور آپ خدا تعالیٰ سے یوں خطاب کرتے ہیں:۔

"رَبَّنَاۤ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُـقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجۡعَلۡ اَفۡـئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَهۡوِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ وَارۡزُقۡهُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمۡ یَشۡکُرُوۡنَ ۝"
(ابراہیم ۳۸)

اے ہمارے رب! میں نے اپنی ذریت کا ایک حصہ تیرے معزز گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں آباد کیا ہے جس میں کسی قسم کی کھیتی نہیں ہوتی اے میرے خدا یہ سب کچھ میں نے اس غرض سے کیا ہے تا وہ صحیح رنگ میں نماز کی ادائیگی کریں۔ اس لئے تو لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرتے رہو اور ان کو مختلف اقسام کے پھلوں سے رزق دیتا رہیو تا کہ وہ تیرا شکر ادا کرتے رہیں۔

یہ وہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جو بڑی شان سے پوری ہوئی اور جس کے پورا ہونے کا نظارہ آج بھی مشاہدہ کر رہی ہے۔

اللہ اکبر! اس بے آب و گیاہ وادی میں ابراہیمی دعا کو قبولیت کا مقام دیا جاتا ہے جبکہ آپ خدا تعالیٰ کے حضور یوں دعا گو ہیں:۔

"رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ وَیُزَکِّیۡهِمۡ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝" (البقرۃ: ۱۳۰)

اے ہمارے رب تو مبعوث کیجیو ان میں اپنا ایک رسول جو ان میں سے ہو جو تیرے نشانات ان کو سنائے اور ان کو کتاب و حکمت سکھائے اور ان کا تزکیہ کرے۔ یقیناً تو غالب اور حکمت والا ہے۔

اس دعا کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"انا دعوة ابراهيم"
میں ابراہیمؑ کی دعا کا ثمرہ ہوں

(۴)

حج کرتے وقت انسان اپنے اندر غیر معمولی تبدیلی محسوس کرتا ہے اور اس کا قدم نیکیوں کی طرف بڑھتا ہی جاتا ہے اس کے اندر نئی زندگی اور نئی روح عود کر آتی ہے اور اس کی شخصیت میں روحانی امتزاج کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"من حج لله فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته امه"

یعنی جس نے صرف رضاء ربانی کے لئے حج کیا اور ہر قسم کے خیالات اور فسق و فجور سے پرہیز کیا اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے آج ہی اس کو اس کی والدہ نے جنا ہے۔

یعنی ایسا شخص متواضع اور معصوم ہو جاتا ہے گویا کہ فریضۂ حج ایک مسلمان کو نیکی کے اعلیٰ معیار کا حامل بنا دیتا ہے۔ سیدنا حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود علیہ السلام نے حج کے عظیم مقصد کو یوں بیان فرمایا ہے:۔

"ایسا ہی ایک عبادت حج ہے مگر حج ایسا نہیں چاہیئے کہ حرام حلال کا روپیہ جمع ہو اس کو لے کر انسان سمندر کو چیرتا ہوا رسمی طور پر حج کو پورا کر آئے اور اس جگہ کے کھانے والے جو منہ سے کہلاتے جو منہ سے کہلاتے چاہیں وہ کہہ کر واپس آ جاوے اور ناز کرے کہ میں حج کر آیا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا جو مطلب حج سے ہے وہ اس طرح پورا نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ سالک کا آخری مرحلہ یہ ہے کہ وہ انقطاعِ نفس کر کے تعشق باللہ اور محبت الٰہی میں غرق ہو جاوے عاشق اور محب جو سچا ہوتا ہے وہ اپنی جان اور دل قربان کر دیتا ہے اور بیت اللہ کا طواف اس قربانی کے واسطے ایک ظاہری نشان ہے جیساکہ ایک بیت اللہ نیچے زمین پر ہے ایسا ہی ایک آسمان پر بھی ہے جب تک آدمی اس کا طواف نہ کرے اس کا طواف بھی نہیں ہوتا اس کا طواف کرنے والا تو تمام کپڑے اتار کر ایک کپڑا بدن پر رکھ لیتا ہے لیکن اس کا طواف کرنے والا بالکل نزع ثیاب کر کے خدا کے واسطے ننگا ہو جاتا ہے۔ طواف عشاق الٰہی کی ایک نشانی ہے۔ عاشق اس کے گرد گھومتے ہیں گویا ان کی اپنی مرضی باقی نہیں رہی وہ اس کے گرد اگرد قربان ہو رہے ہیں۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

(۵)

کیسا ہی ایمان افروز منظر ہے جبکہ ہر حاجی چاہے وہ بادشاہ یا صدر مملکت ہو وزیر یا فقیر ہو وہ ایک ہی قسم کے لباس میں ملبوس ہوتا ہے یہ لباس جسے احرام کہتے ہیں یہ احرام اَن سلی دو چادروں کا نام ہے اس لباس میں ہر مسلمان کو سادگی اور مساوات کی تعلیم دی گئی ہے۔

حج کی بنیادی حکمت یہ ہے کہ ہر خطہ کے مسلمان چاہے وہ الگ الگ رنگ و نسل اور قومیت کے ہوں وہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ کے مطابق سب بھائی بھائی ہیں اور اس طرح حج عالمی اخوت اسلامیہ کا مظہر ہے اور عالمگیر اتحادِ ملّی کا ذریعہ ہے جہاں خدا تعالیٰ نے اکنافِ عالم کے مسلمانوں کو ایک جگہ اکٹھا ہونے کا ارشاد فرمایا ہے تا تمام بلاد اسلامیہ اخوت کی سلک میں منسلک ہو جائیں اور ان کے باہمی تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہوں۔ فریضہ حج کے ذریعہ سے عالمی اخوت اسلامیہ کا احیاء ہر سال ہوتا ہے اور باہمی افہام و تفہیم کے ذریعہ مسلمانانِ عالم کی مشکلات کا حل سوچا جا سکتا ہے۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ اگر فریضہ حج کی بنیادی غرض و غایت یعنی عالمی اخوت اسلامیہ کے قیام کو عملی رنگ سنجیدگی سے دیا جاتا تو آج عالم اسلامی کی کچھ اور ہی پوزیشن ہوتی۔

مشہور عیسائی مؤرخ ڈاکٹر حتّی (۱۳۳۱ھ) اپنی کتاب "تاریخ العرب" میں فریضہ حج کی فلاسفی کا یوں اعتراف کرتا ہے:۔

"ولا یزال الحج
علی کرّ العصور نظاما
لا یبادی فی تشدید
عرٰی التفاھم
الاسلامی والتالیف
بین مختلف طبقات
المسلمین ...... ولا
شک ان الاجتماع فی مواسم
الحج ادّی خدمۃ کبرٰی
فی ھذا السّبیل۔"

یعنی بلاشبہ فریضہ حج باوجود صدیوں کے گزرنے کے مسلمانوں کے مختلف طبقات میں باہمی تعلقات کے استوار کرنے میں بطور بنیاد کے کام کر رہا ہے۔ حج کے ایام میں یہ اسلامی اجتماع اس غرض کے لئے عظیم خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

الغرض فریضہ حج جہاں ایک عاشقانہ عبادت ہے اور مقدس مقامات کی زیارت سے اپنے ایمان کو تازہ کرنے کا ذریعہ اور اپنے اخلاص میں تعمیر و تطہیر پیدا کرتا ہے اور اخلاقی معیار کو بلند کرتا ہے وہاں مسلمانانِ عالم کو ایک ہی پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے عالمی اخوت اسلامیہ کا بہترین احیاء کرتا ہے۔ کیسے ہی خوش قسمت ہیں وہ احباب۔ جن کو خدا تعالیٰ نے صحیح معنوں میں حج کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائی ہے ٭

٭ چوہدری محمد ابراہیم صاحب اس وقت مانٹریال کے ایک ہسپتال میں دو ماہ سے داخل ہیں۔ آپ چار سال سے زیر علاج ہیں اور بیماری بڑھتی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ان دونوں بزرگوں کی علالت میں جماعت احمدیہ مانٹریال نے اسلامی ہمدردی کا نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نمونہ کو ہماری جماعت میں ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین ٭

محترمہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ (آف لاہور) کینیڈا کی وفات

مکرم سید منصور احمد صاحب مبلغ انچارج کینیڈا مشن

نہایت افسوس کے ساتھ تحریر ہے کہ جماعت احمدیہ مانٹریال کینیڈا کی ایک بزرگ، دعاگو اور گوناگوں صفات کی حامل خاتون محترمہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب سابق صدر حلقہ راجگڑھ لاہور ۶۵ سال کی عمر میں ۱۳ اکتوبر ۸۳ء بروز جمعرات صبح ۷ بجے وفات پا کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ ۹ ستمبر کو روزہ کی حالت میں دماغ کی ایک رگ پھٹ جانے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئیں اور ایک ماہ سے زائد بے ہوش رہ کر اسی حالت میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

محترمہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی چوہدری امین اللہ صاحب رضی اللہ عنہ آف قادیان کی صاحبزادی تھیں۔ اپنے والد ماجد کی تربیت اور قادیان کے دینی ماحول کی وجہ سے آپ بہت ہی بزرگ، دعاگو اور نیک دل واقع ہوئی تھیں۔ وصیت کی ہوئی تھی اور روزانہ اکثر وقت تہجد، نمازوں، تلاوت قرآن پاک اور دعاؤں میں گزارتی تھیں۔

آپ نوجوانی کے زمانہ سے ہی جب آپ کی شادی ہوئی۔ نمازوں کی حد درجہ پابند اور نیک کاموں میں انہماک رکھتی تھیں۔ چندوں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ لاہور میں کرشن نگر سے دارالذکر ہمیشہ جمعہ کی نماز میں شامل ہوتیں خواہ پیدل ہی جانا پڑے۔ الفضل بھی نہایت باقاعدگی سے پڑھتیں جس کی وجہ سے آپ کو دینی مسائل پر گہرا عبور حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ کا بھی آپ سے خاص محبت کا سلوک تھا۔ آپ کی نیک خواہشات کو اس کی کریم ذات نے ہمیشہ پورا کرنے کے سامان فرمائے۔ حج کی خواہش تھی جو نہایت ہی ناموافق اور مشکل حالات میں پوری ہوئی۔ آپ نے ۸ لڑکے اور ۳ لڑکیوں کے علاوہ ۱۹ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں نیز ایک پڑپوتی اپنے پیچھے چھوڑی سوائے دو لڑکوں کے آپ کی ساری اولاد شادی شدہ اور اپنے گھروں میں خوش و خرم زندگی گزار رہی ہے۔

آپ کے سارے لڑکے لڑکیاں خلافت کے شیدائی اور جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والے ہیں۔ آپ کے چھ لڑکے اور دو لڑکیاں اس وقت کینیڈا میں ہیں اور سب ہی الا ماشاء اللہ جماعت سے پورا تعاون کرنے والے ہیں۔ آپ کے ایک فرزند چوہدری محمد احمد صاحب جماعت مانٹریال کے سیکرٹری مال اور دو داماد چوہدری عبداللطیف صاحب اور محمد برکات الٰہی صاحب جنجوعہ بالترتیب جماعت احمدیہ اٹاوا اور جماعت احمدیہ مانٹریال کے صدر ہیں۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

ہسپتال میں ایک ماہ سے زائد تنفس کی مصنوعی مشین کے ذریعہ آپ کو سانس دلایا جاتا رہا اور ہزار ہا ڈالر اس مقصد کے لئے خرچ کئے گئے کہ آپ کو صحت ہو جائے لیکن جناب الٰہی میں یہ مقدر نہ تھا۔ عمر اور مخصوص بیماری کی وجہ سے ڈاکٹروں کو ان کی دوبارہ صحت کی کوئی امید نہ تھی لیکن اس کے باوجود یہ سارا خرچ یہاں کی حکومت نے برداشت کیا جو کہ ان کی انسانی ہمدردی کا ثبوت ہے۔

آخر میں خاکسار مرحومہ محترمہ کے دوسرے فرزند چوہدری محمد عثمان صاحب کے لئے خاص درخواست دعا کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے اپنی والدہ اور والد (جو کہ اس وقت مانٹریال میں ہی ہسپتال میں شدید بیماری کی حالت میں ہیں) کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔ انہوں نے اپنے لاکھوں روپے کے کاروبار کو محض اس لئے خیرباد کہہ دیا تاکہ اپنے والدین کی بیماری میں خدمت کر سکیں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ہر قسم کی تکلیف بھی برداشت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزائے خیر دے۔

اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کے اخلاص کو اس رنگ میں بھی نوازا کہ ان کی نعش کو قادیان لے جانے کی اجازت مل گئی۔ ۱۵ اکتوبر کو نماز جنازہ کے بعد ۱۶ اکتوبر کو ان کی میت بذریعہ ہوائی جہاز قادیان بھجوا دی گئی جہاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

ان کے جنازہ میں ایک سو کے قریب احمدی افراد اکٹھے ہو گئے تھے۔ ٹورنٹو سے مکرم محمد دانیال خان صاحب اور اٹاوا سے مکرم حاجی السلام صاحب خاص طور پر اس جنازہ میں شامل ہوئے۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ سلسلہ بھی انگلستان سے اتفاقاً ایک دن پہلے تشریف لے آئے۔

احباب جماعت مرحومہ موصوفہ کے بلندی ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۳۲۳

مَیں نیاز قطب احمد بٹ ولد حسین علی صاحب بٹ قوم بٹ کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت ۳۵ء ساکن پشاور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۸-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زرعی زمین ۲ کنال مالیتی ۲۰۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۹۱۴/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

العبد۔ نیاز قطب احمد بٹ مکان ۵ بلڈنگ حاجی لعل محمد بیرون لاہوری دروازہ پشاور شہر۔

گواہ شد۔ چراغ دین مربی سلسلہ احمدیہ پشاور۔

گواہ شد۔ حاجی مولوی خلیل الرحمٰن مکان ۲۲۲۴ رامپورہ پشاور۔

مسل نمبر ۲۳۳۲۴

مَیں رسول بی بی زوجہ سلطان احمد صاحب قوم گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۹-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

اراضی ۷ کنال ۶ مرلہ واقع بکی کوٹلی (سیالکوٹ) جس کی آمد سے کچھ نہیں ملتا مالیتی ۳۰۰۰/- روپے

حق مہر ۵۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رسول بی بی زوجہ سلطان احمد صاحب چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ غلام رسول سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔

گواہ شد۔ سلطان احمد بر اخاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۳۳۲۵

مَیں امۃ الباسط چیمہ زوجہ بشارت احمد صاحب عابد چیمہ قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال ساکن چک ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۱ تولہ ۲ ماشہ مالیتی ۶۲۵/- روپے

حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الباسط چیمہ ۲۲۔ بشارت احمد صاحب عابد چیمہ کارکن وکالت دیوان تحریک جدید

گواہ شد۔ چوہدری بشارت احمد عابد چیمہ ایم اے۔ خاوند موصیہ۔

گواہ شد۔ غلام احمد وصیت ۸۸۲۹ چک ۸۸ شمالی۔

مسل نمبر ۲۳۳۲۶

مَیں نذیر بیگم زوجہ محبوب احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی۔ پیشہ خانہ داری۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۶-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۳۲/- روپے

زیور طلائی ۱ تولہ مالیتی ۶۰۰/- روپے

سلائی مشین مالیتی ۲۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نذیر بیگم زوجہ محبوب احمد صاحب قصر خلافت ربوہ۔

گواہ شد۔ مختار احمد خان دھیر کے کلاں تحصیل و ضلع گجرات۔

گواہ شد۔ رفیق احمد دھیر کے کلاں۔

مسل نمبر ۲۳۳۲۷

مَیں حنیفہ بیگم زوجہ چوہدری صالح محمد صاحب قوم سنگھے جٹ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۶-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے

زیور طلائی ۱/۲ تولہ مالیتی ۳۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حنیفہ بیگم زوجہ صالح محمد صاحب قصر خلافت ربوہ۔

گواہ شد۔ نیک محمد بی۔ اے ایل۔ ربوہ پسر موصیہ۔

گواہ شد۔ صالح محمد باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا چھوٹا بچہ واسع قمر عمر ۴ ماہ کالی کھانسی کی وجہ سے بیمار ہے۔ (امۃ الحفیظ راحیلہ ایم۔ اے بی۔ ایڈ سرگودھا۔)

۲۔ خاکسار ۴ ماہ سے سخت ٹائیفائڈ اور یرقان سے بیمار چلا آرہا ہے۔ (چوہدری محمد حسین خادم۔ گوالمنڈی لاہور)

۳۔ خاکسار ایک حادثے کی وجہ سے صاحب فراش ہے گو اب پہلے سے افاقہ ہے۔ (میاں منظور احمد نولاں ریڈیو راولپنڈی)

۴۔ خاکسار عرصہ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہے نیز میری والدہ صاحبہ دل میں درد کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ (محمد صدیق خان ریلوے کالونی دھوبی گھاٹ لاہور)

۵۔ خاکسار کے ماموں نثار احمد صاحب کی آنکھوں کا آپریشن راولپنڈی میں ہو رہا ہے آپریشن کی کامیابی کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (چوہدری عبداللہ محلہ چوہدریاں ڈسکہ کلاں)

۶۔ پانچ ماہ قبل میری ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ابھی تک ٹانگ تندرست نہیں ہوئی (سعید احمد ابن بشیر احمد سمندری ضلع فیصل آباد)

۷۔ خاکسار گزشتہ چھ ماہ سے گردوں کی مرض میں مبتلا ہے۔ (شریف احمد اشرف مربی سلسلہ سمندری ضلع فیصل آباد)

۸۔ خاکسار کا نواسہ فرحت حیات عرصہ سے کھانسی، ہیجش اور بخار میں مبتلا ہے۔ (مقصود احمد ورک قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

احباب جماعت ان سب کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

حیوانات آپ کا قیمتی سرمایہ ہیں

مہلک بیماریوں یعنی **گل گھوٹو**، زہرباد، اپھارہ، بندش سرکن، واہ وغیرہ کے کامیاب علاج کے لئے ہماری کمپنی کی تیار کردہ زود اثر اکسیر یں استعمال کروائیں۔

تفصیلی لٹریچر ۱۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجوا کر منگوائیے!

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۸۰ کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ

ڈسٹری بیوٹرز:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ پشاور ۱۶ اور ۱۷ نومبر ۱۹۷۷ء (بروز بدھ اور جمعرات) کی درمیانی رات ۸ بجے شب سی۔ ایم ۔ ایچ پشاور میں بعمر قریباً ۶۱ سال وفات پا گئے اِنّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ آپ کچھ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار تھے۔

آپ کا جنازہ آپ کے فرزندان اور دیگر اعزہ ۱۷ نومبر بروز جمعرات بوقت نماز عشاء ربوہ لائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ ہدایت محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہٗ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم حضرت حافظ وزیر محمد خان صاحب محبّ اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین دہلی کے پڑپوتے، حضرت مولوی محمود الحسن خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ اصحاب میں شمولیت کا شرف حاصل تھا) کے پوتے، حضرت محمد حسن آسان دہلوی رض صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند اور مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی، ایڈیٹر الفضل کے برادرِ اکبر تھے۔ اخلاص و وفا اور فدائیت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد بسلسلہ ملازمت ۱۹۶۶ء تک راولپنڈی میں مقیم رہے اور عرصہ دراز تک پہلے نائب امیر اور پھر امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی حیثیت میں خدمات بجا لانے کی توفیق پائی۔ ۱۹۶۶ء میں ایئر ہیڈ کوارٹر پشاور میں تبادلہ ہوا۔ پشاور میں بھی پہلے بطور نائب امیر اور پھر بطور امیر جماعت خدمات بجا لانے کی غیر معمولی توفیق ملی۔ گزشتہ چند سال سے آپ سرحد کے قائم مقام صوبائی امیر کے فرائض بھی سرانجام دے رہے تھے۔ جنوری ۱۹۷۶ء میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پرسونل) کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ بچپن ہی سے طبیعت میں سعادت تھی۔ پنجگانہ نمازوں اور دعاؤں کے خصوصی التزام کے علاوہ جوانی میں ہی خاص تعہد سے نمازِ تہجد ادا کرنا آپ کا ایک نمایاں وصف تھا آخر عمر تک اِس معمول میں فرق نہ آنے دیا۔ جنازہ ربوہ روانہ ہونے سے قبل پشاور میں بھی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے نیز مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پشاور مقامی جماعت کے نمائندہ کی حیثیت سے جنازہ کے ہمراہ ربوہ آئے۔

مرحوم نے چار فرزند خالد محمود صاحب ایم۔ اے کوآپریٹو آفیسر، منصور محمود صاحب، طارق محمود صاحب بی۔ ایس سی (انجنیئرنگ) اور عزیز طلحہ محمود سلمہٗ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں محمود احمد صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کی اہلیہ محترمہ اور فرزندان نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین اللّٰھم آمین

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر میرے ماموں سید ناصر احمد صاحب بخاری ساکن جہلم ابن مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری مرحوم کا نکاح ہمراہ سیدہ شائستہ قمر صاحبہ ساکن واہ کینٹ بنت مکرم سید محمود احمد صاحب بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۱۱-۱۰ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے اور نیک ثمرات سے نوازے۔ آمین

(عبد السلام باسط ابن سیّد عبد الباسط صاحب مرحوم سابق نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

انقلاب بپا ہوا در حقیقت وہ سب دعا ہی کے کرشمے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اِس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں پھر دعا کی اہمیت اور اس کے ذریعہ ظاہر ہونے والے بیشمار نشانات کو خود مشاہدہ کرنے کا موقع ملا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کے حصول کے لئے، غلبۂ اسلام کے لئے اور اپنی دیگر تمام حاجات کے لئے ہمیشہ دعاؤں پر زور دیں۔ ہمیں اس زمانہ کی قدر کرنی چاہیئے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ؎

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

غلبۂ اسلام کے دیوانو۔ احمدیت کے پروانو

سونے کے خوبصورت سادے جڑاؤ زیورات

اور

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیوں کی خرید کے لئے

آپ

اپنے محبوب ادارہ

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

اور

۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴

پر تشریف لاویں

پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ضرورت ہے

پشاور برانچ کے لئے ایک اکاؤنٹ اسسٹنٹ کی ضرورت ہے معقول معاوضہ دیا جائے گا ٹائپ کا کام جاننے والے کو ترجیح دی جائیگی۔

ماڈرن موٹرز لمیٹڈ
فخر عالم روڈ۔ پشاور کینٹ

ضرورت ہے

ایک تجربہ کار پڑھے لکھے راج کی جسے اپنے کام کا کم از کم دس سال کا تجربہ ہو۔ فوراً ملیں۔ نسیم سٹیل فکسر۔ راج شٹرنگ کار پلمبر۔ پائپ فٹر۔ بلڈنگ پینٹر ٹریننگ سنٹر اندرون موچی گیٹ لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴